طفیل بتاتے ہیں کہ "علامہ اقبال' مولینا ظفر علی خاں' حسرت موہانی اور بیدم وارثی کے کلام نے میرے ذوق و شوق کی تربیت کی اور پھر دل میں یہ جذبہ زور پر آگیا کہ

" زندگی مدح پیمبرؐ میں بسر ہو یا رب "

نعت کی ہی برکت سے طفیل ہوشیار پوری کو جنرل ضیاء الحق شہید کے دور میں عمرہ کرنے کی سعادت ملی۔ نوید' اظہر عباس ہاشمی نے سنائی' نیز اس سفر مبارک میں کلیم عثمانی آپ کے ہمراہ تھے۔ محمد خاں کلیم اور مقبول سرمد نے اس مجموعہ نعت کی ترتیب خاص میں حصہ لیا۔

چند اشعار۔

سمجھا تجھے تو نکلا رگ جان سے بھی قریب — دیکھا تجھے تو دور ہے حد شعور سے (حمد)

کن کے لباس میں جو لب حق پہ آ گئی — اس سرسری سی بات کا باعث تمہیں تو ہو

(نعت)

جنھوں نے مصطفیٰؐ کے اسوۂ حسنہ کو اپنایا — انہی کے ہاتھ آیا عظمت کردار کا دامن

عشق کی دولت بیدار عطا کر مولیٰ — کہیں ڈس لیں نہ خرد کے یہ اجالے مجھ کو

باطل کے خداؤں کو صداقت کے مقابل — ہوتی نہ کبھی مات' اگر آپؐ نہ آتے

نظروں پہ چھا نہ جائے زمانے کی تیرگی — تھوڑی سے روشنی' مری سرکارؐ چاہیے

بہت جاندار شاعری ہے۔ نعت نے اسے نسبت ادا کر دی ہے' کاغذ اور دو رنگا بلاک پرنٹنگ نے اسے نظر نواز بنا دیا ہے۔ اہل ذوق استفادہ کریں۔

(ن - ص)

انوار اولیاء اللہ : مولفہ : پروفیسر سعید اختر۔ ناشر: محمد یوسف' مجید بک ڈپو' اردو بازار' لاہور۔ اسٹاکسٹ : المنشورات بک ڈپو' منصورہ' ملتان روڈ لاہور۔ بڑے سائز کے ۲۴۰ صفحات۔ کاغذ سفید' سرورق دبیز آرٹ کارڈ۔ قیمت ۴۸ روپے۔

نظامِ خلافتِ راشدہ ایک ایسا بندھن تھا جس نے دین کے تمام شعبوں کو یکجا و یک آہنگ کرکے ایک عظیم الشان تہذیب خدا پرستانہ اخلاقی قدروں کی بنیادوں پر استوار کی اور لمبے دور انحطاط و افتراق کے باوجود اس تہذیب کے نقوش' اس کی انوار اور اس کے اقدار دنیا کے بعید ترین گوشوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ مگر خلافت راشدہ کا بندھن جب ٹوٹا تو ایک طرف دین وسیاست میں علیحدگی واقع ہوئی' عقلی علوم اور تصوف کے دھارے الگ ہوگئے اور ترک دنیا اور